82386 ـ قرآن مجید کے مدرس کو ہدیہ دینا

سوال

کیا میں جو اشیاء مسجد میں قرآن پڑھانے والی معلمہ کو دیتی ہوں وہ رشوت شمار ہوتی ہے، یہ علم میں رہے کہ میں اسے یہ اشیاء سند اور نمبر حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ صرف تعلیم اور احترام کی خاطر پیش کرتی ہوں نہ کہ کسی اور مقصد کے لیے، مجھے اس کے متعلق خدشہ ہے کہ کہیں میری تعلیم قبول ہی نہ ہو، اس موضوع میں شرعی حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قرآن مجید کی تعلیم دینے والے مدرس اور معلم کو ہدیہ دینے کے متعلق تفصیل ہے جس کا ماحاصل یہ ہے:

اول:

اگر تو مدرس طلباء کے ایک گروپ کو تعلیم دیتا ہے اور انہیں سند اور نمبر دیتا ہو تو اس کے لیے کسی بھی طالب علم سے ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا اس طالب علم کی طرف میلان قلب اور جھکاؤ ہوجائیگا، اور وہ وہ دوسروں پر اس طالب علم کو فضیلت دے گا، اور یہ چیز اس کے دل کو دوسروں پر خراب کر دیگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کچھ طالبات اپنی معلمات کو تقریبات میں ہدیہ دیتی ہیں اور ان میں سے کچھ معلمات تو اب تک انہیں پڑھا رہی ہیں، اور کچھ نے پڑھانا چھوڑ دیا ہے، لیکن یہ احتمال ہے کہ آئندہ برسوں میں وہ انہیں تعلیم دینگی، اور کچھ کے متعلق یہ احتمال ہے کہ وہ نہیں پڑھائینگی مثلا وہ جو فارغ ہو چکی ہیں، تو ان حالات میں ہدیہ دینے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" تیسری حالت میں تو کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے علاوہ دوسرے حالت میں جائز نہیں، چاہے وہ ہدیہ ان کے ہاں ولادت وغیرہ کے موقع پر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ ہدیہ معلمہ کے لیے میلان قلب کا باعث بنے گا.

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

حفظ قرآن کریم کے خیراتی ادارہ کے ماتحت مدرسہ تحفیظ القرآن کی ایك معلمہ تعلیم دینے کے عوض میں کوئی اجرت اور تنخواہ نہیں لیتی اور سال کے آخر میں تقریب اسناد کے بعد بعض طالبات اسے کچھ نہ کچھ بطور ہدیہ پیش کرتی ہیں، جن میں سونا وغیرہ بھی شامل ہوتا ہے، اس معلمہ کے لیے یہ ہدیہ جات قبول کرنے کا حکم کیا ہے ؟

اگر وہ طالبات سے یہ ہدیہ قبول نہ کرے تو طالبات کا دل ٹوٹ جائیگا، اور وہ اپنے دل میں درد محسوس کرینگی، کہ انہوں نے ہدیہ پیش کیا تھا.

شیخ کا جواب تھا:

" اگر تو طالبہ نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے اور وہ اس مدرسہ اور سکول سے کہیں اور منتقل ہو جائیگی تو پھر یہاں رشوت کا شائبہ ختم ہو جائیگا، لیکن اگر اس کا تعلیم تعلق باقی ہے تو پھر خدشہ ہے کہ یہ ہدیہ اس کی معلمہ کے لیے اس طالبہ کی جانب میلان قلب کا باعث ہو، جس کی بنا پر وہ اس کی کچھ غلطیوں سے چشم پوشی اور باقی طالبات کے مابین ناانصافی کرےگی.

دوم:

اگر طالب علموں کے مابین ایك دوسرے سے آگے نکلنے کا رجحان نہ ہو، اور ان طلبا کے مابین عدل و انصاف جیسی کوئی چیز متقاضی نہ ہو، مثلا یہ کہ مدرس صرف ایك ہی طالب علم کو تعلیم دیتا ہو تو اس وقت طالب علم کا اپنے معلم کو ہدیہ دینے کے مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے.

بعض علماء نے تو حدیث قوس سے استدلال کرتے ہوئے اس سے منع کیا ہے، حدیث قوس درج ذیل ہے:

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل صفہ میں سے کچھ افراد کو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید کی تعلیم دی، تو ان میں سے ایك شخص نے مجھے ایك کمان بطور ہدیہ دیا، تو میں نے کہا: یہ مال تو نہیں، اور میں اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں تیر پھینکا کرونگا، اور میں اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر ضرور دریافت کرونگا.

چنانچہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: میں جنہیں تعلیم دیا کرتا تھا ان میں سے ایك شخص نے مجھے ایك کمان بطور ہدیہ دیا ہے، اور یہ مال نہیں، اور میں اس کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ میں تیر پھینکوں گا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر تو تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہیں آگ کا طوق پہنایا جائے تو اسے قبول کر لو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3416) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور کچھ علماء کرام نے اس کی اجازت دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر طالب اپنی رضامندی اور خوشی سے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم دے کر مزدوری اور اجرت لینے والی احادیث سے استدلال کیا ہے.

جیسا کہ سردار کو ڈسنے اور اسے دم کرنے کے متعلق قصہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس پر تم مزدوری اور اجرت لیتے ہو اس میں سب سے زیادہ حق والی چیز کتاب اللہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5737).

تو جب اجرت اور مزدوری لینی جائز ہے تو پھر ہدیہ تو بالاولی لینا جائز ہوا.

اور انہوں نے مندرجہ بالا عبادہ بن صامت والی (جس میں کمان کا ذکر ہے) حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ یہ اس وقت تھا جب لوگوں کو ایسے افراد کی ضرورت تھی کہ انہیں قرآن مجید کی تعلیم دی جائے تا کہ قرآن مجید کی تعلیم تجارت نہ بن جائے، اور اس طرح فقراء اور غریب قسم کے مسلمان قرآنی تعلیم سے محروم رہ جائیں، اس تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہ حدیث اصحاب صفہ کی تعلیم کے متعلق تھی، اور یہ سب کو معلوم ہے کہ اصحاب صفہ فقراء و غریب افراد پر مشتمل تھے جو لوگوں کے صدقہ و خیرات پر زندگی بسر کر رہے تھے، اور وہ اس کے مستحق تھے کہ انہیں مال دیا جائے نہ کہ ان سے لیا جائے.

ابن مفلح رحمہ اللہ " الآداب الشرعیۃ " میں لکھتے ہیں:

" معلم کے متعلق ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ: اگر تو اسے بلاشرط کوئی چیز دی جائے تو جائز ہے، اور امام احمد کی ظاہر کلام بھی یہی ہے، اور بعض علماء نے حدیث قوس (کمان والی حدیث) کی بنا پر اسے مکروہ جانا ہے "

دیکھیں: الآداب الشرعیۃ (1 / 298).

اور قیلوبی اور عمیرۃ کے حاشیۃ میں درج ہے:

" مفتی اور معلم چاہے وہ قرآن کی تعلیم دینے والا معلم ہی ہو، اور واعظ و خطیب کو ہدیہ دینا اور قبول کرنا مندوب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر یہ اللہ کی رضا کے لیے دیا گیا ہو، وگرنہ اسے قبول نہ کرنا اولی اور بہتر ہے، بلکہ اگر اسے معلوم نہ ہو کہ یہ راضی و خوشی ہے تو یہ حرام ہے " انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ القیلوبی و عمیرۃ (4 / 304).

قرآن مجید کی تعلیم دے کر اجرت لینے کے جواز کے متعلق تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (20100) کے جواب کا مطالعہ کریں.

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر اس معلمہ نے اولی اور افضل پر عمل کرتے ہوئے اس نے طالبات کا ہدیہ قبول نہ کر کے بہتر کیا ہے، اللہ تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے، اور اس کا حق تھا کہ وہ ہدیہ قبول کرنے سے اپنے اندر خدشہ اور خوف محسوس کرے، کیونکہ دل کی جبلت اور عادت میں داخل ہے کہ جو کوئی بھی اس کے ساتھ احسان کرے وہ اس کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے، اور ایسا کرنے سے ایثار اور افضلیت کی دعوت ملتی ہے، چاہے انسان کو اس کا شعور ہو یا نہ ہو.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے، اور اللہ تعالی کی کتاب اور اس پر عمل کرنے کی سعادت سے بہروہ ور کرے اور توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .